Marking Scheme Paper (2026-27)

Subject Urdu Core

Class XII

Time: 3 Hours **Code (303)** **M.M. 80**

Section A -(حصہ(الف

سوال نمبر1: درج ذیل غیر درسی عبارت کو غور سے پڑھیے اور دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔ [5+5=10]

جواب نمبر1: (A)

I. سر سید ایک ادیب، شاعر، مؤرخ، مفکر اور مصلح کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔

II. سر سید کے رسالہ کا نام تہذیب الاخلاق تھا۔

III. سر سید تحریک کی بنیاد فراخ دلی اور عقیدت پر تھی۔

IV. سر سید نے اردو شعراء اور مصنفین کو ادبی نقطہ نظر دیا۔

V. علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سر سید احمد خاں تھے۔

جواب نمبر1: (B)

I. ڈولفن اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ اس لیے اسے مچھلیوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔

II. ڈولفن اچھلتی کودتی ہے، پانی میں دوڑتی ہے اور بال سے کھیل کھیلتی ہے۔

III. ڈولفن کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ اس میں زبان سیکھنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

IV. ڈولفن سیٹی کی آواز سن کر ردعمل کرتی ہے۔

V. ڈولفن اور انسانوں کے درمیان دوستی کا رشتہ پایا جاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے۔ [1x10=10]

جواب نمبر2: (i) میرا ملک ہندوستان (ii) پسندیدہ شاعر (iii) سوشل میڈیا کی اہمیت

تمہید و تعارف	2
نفس مضمون	6
خاتمہ	2

سوال نمبر 3: (A) **بہن کی شادی میں جانے کے لیے اپنے پرنسپل کے نام چار دن کی چھٹی کی درخواست لکھیئے۔**

[1x8=8]

یا

(B) **اپنی والدہ کو خط لکھ کر فیس جمع کرنے کے لیے رقم منگوایئے۔**

جواب نمبر 3: درخواست اور خط

خاکہ (عہدہ، پتا، تاریخ، القاب وآداب، اختتام)	4
نفس مضمون	4

سوال نمبر 4: درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور اس کا مناسب عنوان بھی تجویز کیجئے۔ [5+2=7]

جواب نمبر 4 : اچھے کھلاڑیوں کی دنیا بھر میں قدر کی جاتی ہے۔ کھیلنے سے جسم مضبوط اور دماغ تازہ ہوتا ہے۔ کھیل کھیلنے سے اخلاق اچھا ہوتا ہے ایمانداری آتی ہے اور نظم و ضبط کی صفت بھی پیدا ہوتی ہے۔ کھیل کی صلاحیتوں کی وجہ سے روزگار ملنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

اس اقتباس کا مناسب عنوان ''کھیل کی اہمیت'' ہو سکتا ہے۔

''کھلاڑیوں کی قدر و منزلت'' عنوان بھی ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل محاوروں میں سے کسی پانچ کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجئے۔ [2x5=10]

جواب نمبر 5:

i. **پینترا بدلنا:** (رُخ بدلنا)

جملہ: اسلم کو بات بگڑتی محسوس ہوئی تو اُس نے پینترا بدل کر پھر سے اپنی بات شروع کی۔

ii. **فتنہ کھڑا کرنا:** (ہنگامہ کرنا)

جملہ: کل بازار میں معمولی سی بات پر فتنہ کھڑا ہو گیا۔

iii. **طوطی بولنا:** (شہرت ہوتا)

جملہ: ابھی تک سنگیت کے میدان میں لتا کا طوطی بول رہا ہے۔

iv. **برس پڑنا:**(غصہ کرنا)

جملہ: بھائی کے رات دیر سے گھر آنے پر ابو برس پڑے۔

v. **جوئے شیر لانا:**(مشکل کام کرنا)

جملہ: 20 اوور کے میچ میں سینچری بنانا احمد کے لیے جوئے شیر لانے جیسا ہے۔

vi. **خاک میں مل جانا:** (برباد ہو جانا، مٹ جانا)

جملہ: بھائی نے میری کاپی پھاڑ کر میری محنت خاک میں ملا دی۔

vii. **مونچھ اونچی رہنا:** (بات بنی رہنا، عزت بنی رہنا)

جملہ: رائے صاحب اور خاں صاحب دونوں ہی چاہتے تھے کہ گاؤں میں ان کی مونچھ اونچی ہی رہے تھے۔

viii. **ناک کٹنا:** (بے عزتی ہونا)

جملہ: ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے ہماری ناک کٹے۔

Section B -(حصہ (ب

سوال نمبر6: درج ذیل نثری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

[2+1+1+1+2=7]

جواب نمبر6:

i. یہ اقتباس سبق ''دعوت'' سے لیا گیا ہے۔اس سبق کے مصنف رشید احمد صدیقی ہیں۔

ii. میز بانی کے فرائض خاتون خانہ نے ادا کیے۔

iii. مالک سے زیادہ پر شوکت نوکر نوکرانیاں تھیں۔

iv. کھانے کا گانگ بجا تو مصنف کو لگا کہ اس کی روح قبض کرنے کا کوئی آلہ ایجاد ہوا ہے۔

v. پر شوکت کے معنی شاندار اور شفاخانہ کے معنی اسپتال ہیں۔

سوال نمبر 7: (A) مہرولی کے بازار کا کیا نقشہ تھا؟ [1x5=5]

جواب نمبر 7 (A): پھول والوں کی سیر کا جلوس جب مہرولی کے بازار پہنچا تو بازار پورا سجا ہوا تھا۔ دنیا بھر کے سودے والوں کی دکانیں لگ گئی تھیں۔ میوے، مٹھائیوں اور کھلونوں سے بازار پٹا پڑا تھا۔ کڑھائیوں میں پکوان پک رہے تھے۔ پوریوں، کچوڑیوں، کباب، پراٹھے، بریانی اور تنجن کی خوشبو سے سارا بازار مہک رہا تھا۔ پنواڑن دکان پر پان بنا رہی تھیں۔ دوست احباب پان کھا کر منہ رچا رہے تھے۔ گجرے کی خوشبو سے سارا ماحول معطر تھا۔ ساقی کا رنگ بھی کچھ نیا تھا۔

یا (Or)

سوال نمبر 7(B): ''گاؤں کی لاج'' کی روشنی میں رائے صاحب اور خان صاحب کے کرداروں پر روشنی ڈالیے۔

جواب نمبر 7(B): سبق: ''گاؤں کی لاج'' میں رائے صاحب اور خان صاحب دو اہم کردار ہیں۔ دونوں زمین دار تھے۔ دونوں خاندانی رئیس، مغرور تھے۔ دونوں ہر وقت اپنی مونچھ اونچی رکھنا چاہتے تھے۔ لکھن پور کے بٹوارے کے سبب زمینوں کے معاملے میں مقدمے تھے۔ رائے صاحب کی ہار اور خان صاحب کی جیت پر دونوں میں رنجش بڑھ گئی۔ رائے صاحب اپنے ملک ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کے علم بردار تھے۔ کسی قسم کی تفریق سے آزاد اور بلند تھے۔ وہ یہ مانتے تھے کہ گاؤں کی لاج سب کی لاج ہوتی ہے۔ خان صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی میں رائے صاحب کو مدعو نہیں کیا۔ لیکن جب باراتی ناراض ہو کر جانے لگے تو رائے صاحب نے باراتیوں کو سمجھا کر اور ڈرا کر شادی کرنے پر آمادہ کیا۔ اس طرح انہوں نے صرف خان صاحب کی ہی نہیں بلکہ پورے گاؤں کی لاج رکھ لی۔ خان صاحب کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے رائے صاحب کی آمد کے بغیر بیٹی کا نکاح نہیں پڑھوایا۔

سوال نمبر 8: درج ذیل سوالات میں سے صرف چار کے جواب لکھیے۔ [2x4=8]

جواب نمبر 8:

i. صوبہ کا نام میگھالیہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ صوبہ سال بھر بادلوں سے ڈھکا رہتا ہے۔

ii. آگرہ میں سب کے کاروبار ٹھپ پڑے ہوئے تھے۔ ہر شخص اپنی روزی حاصل کرنے کی فکر میں مبتلا تھا۔ لوگوں کی دکانیں اور کارخانے بند پڑے تھے۔ دکانوں پر خریدار نہیں تھے۔

iii. مہتو گڑھیا خان صاحب کی تھی، جس میں رائے صاحب کا تقریباً آدھا بیگھا کھیت شامل ہو گیا تھا۔اس لیے رائے صاحب آمدنی کا کچھ حصہ لینا چاہتے تھے لیکن خان صاحب نے دینے سے انکار کر دیا۔اس مسئلہ کی وجہ سے دونوں کے بیچ مقدمہ بازی ہوئی۔ کھیت چونکہ خان صاحب کے مقبوضہ تھے اس لیے رائے صاحب مقدمہ ہار گئے۔

iv. لتا کے گائے ہوئے گیتوں میں دو لفظوں کے بیچ کا فاصلہ ترنم سے اس طرح بھرا ہوتا ہے کہ دونوں لفظ ایک دوسرے میں سمائے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ یہی بات لتا کے گانوں میں آسان اور فطری معلوم ہوتی ہے۔

v. چچا چھکن کے خط کو منصرم صاحب کی بیوی نے اس لیے واپس کر دیا کیونکہ خط پڑھ کر ان کو لگا کہ شاید غلطی سے کسی اور کے نام کا خط ان کے پاس آگیا ہے۔

vi. مصنف کے بھائی نے مزاج پرسی کرنے والوں کے لیے نوٹس لگا دیا کہ جو صاحبان مزاج پرسی کو آئیں وہ فون کو ہاتھ نہ لگائیں اور جو فون کرنے آئیں وہ مزاج دریافت نہ کریں۔

vii. خطوں کو غالب نے اپنی دل لگی کا سامان اس لیے کہا ہے کیونکہ اطراف و جوانب سے دو چار خط ان کے پاس آجاتے ہیں، ان کو پڑھنے اور ان کا جواب لکھنے میں ان کا دن گزر جاتا ہے اور دل لگی ہو جاتی ہے۔

viii. رعایا نے بادشاہ سے حسب مراتب انعام پائے۔ کسی کو سلا، کسی کو دوشالہ کسی کو مندیل یا کڑے ملے۔

سوال نمبر 9: (A) نظم ''پرچھائیاں'' کا مرکزی خیال لکھیے۔ **[5x1=5]**

جواب نمبر 9(A): ہمارے نصاب میں شامل نظم ''پرچھائیاں'' ساحر لدھیانوی کی لکھی ہوئی ایک بہترین طویل نظم ہے۔ جس کا موضوع عالمی امن ہے۔ نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسانیت کی بقا و ترقی کے لیے امن ضروری ہے۔ نظم کے ذریعہ شاعر نے جنگ کے بعد ہونے والی تباہی سے آگاہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمیں تیسری عالمی جنگ کے امکان کو جڑ سے ختم کرنا ہوگا۔انسانی معاشرے اور تہذیب کی سب سے بڑی ضرورت امن ہے اور یہ امن سب کی کوشش سے ہی ممکن ہے۔

یا(Or)

سوال نمبر 9(B): مثنوی ''اپنے گھر کا حال'' میں پیش کیے گئے خیالات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب نمبر 9(B) : مثنوی ''اپنے گھر کا حال'' میں میر تقی میر نے اپنے گھر کی ابتری کا حال بہت دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ میر کا گھر بہت خستہ حال ہے۔ چار دیواری جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ چھت ٹپکتی ہے۔ چڑیاں چھت کے تنکے نکال رہی ہیں۔ گھر میں سامان کے نام پر ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی ہے جس میں بے انتہا کھٹمل ہیں۔ کھٹملوں کو مارنے میں رات گزر جاتی ہے۔ کھٹملوں کو چارپائی سے جھاڑنے میں باندھ بھی ٹوٹ کر ختم ہو گئے ہیں۔ ذرا سی بارش ہونے پر بہت پرانی دیوار گر گئی۔ دیوار گرنے کی وجہ سے کتوں نے گھر کو راستہ بنا لیا۔ کتوں کے غرانے کی آوازوں نے دماغ خالی کر دیا۔ گھر میں نہ دن کا سکون ہے نہ رات کو آرام ہے۔ گھر صرف نام کا گھر ہے۔

سوال نمبر 10: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔ [5x1=5]

جواب نمبر 10:

i. مثنوی کے معنی ہیں دو۔ دو کیا ہوا۔ یہ شاعری کی ایک قسم ہے جس میں ہر شعر کا الگ قافیہ ہوتا ہے۔ 1

ii. شاعر نے زمین کو گوتم اور نانک سے منسوب کیا ہے۔ 1

iii. مثنوی ''اپنے گھر کا حال'' میں ''اس خرابی سے میں ہوا پامال'' سے شاعر کی مراد ہے کہ گھر خراب ہونے کی وجہ سے وہ برباد ہو گیا۔ 1

iv. نظم ''پرچھائیاں'' کے شاعر کا نام ساحرؔ لدھیانوی ہے۔ 1

v. میر تقی میرؔ کے ماموں کا نام سراج الدین علی خان آرزو تھا۔ 1

سوال نمبر 11: درج ذیل سوالات کے متبادل جواب میں سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔ [5x1=5]

جواب نمبر 11:

i. (C) وحدت تاثر 1

ii. (A) مراسلے کو مکالمہ بنا دیا 1

iii. (A) مزاحیہ 1

iv. (C) مرزا فرحت اللہ بیگ 1

v. (D) چیراپونجی 1